

ہے، بڑے مرتبے والا فرشتہ۔ اس طرح ان عورتوں پر حضرت یوسفؑ کی عظمت و فصیلت آشکارا ہو گئی اور عورتوں کا طعن و تشنیع باطل ثابت ہوا۔

تشریح : مرزا نے اس داستان سے یہ مضمون پیدا کر لیا کہ دنیا بھر کے لوگ رقیبوں سے ناخوش رہتے اور جلتے ہیں، لیکن عزیز مصر کی بیوی یعنی زلیخا ان رقیب عورتوں سے خوش ہے، جو حضرت یوسفؑ کی عظمت کی معترف ہو گئی تھیں اور زلیخا کے خلاف طعنہ زنی پر پشیمانی ہوئی تھی۔

۶۔ **تشریح :** جدائی کی شام آگئی۔ اندھیرا چھا رہا ہے۔ میری آنکھوں سے خون کی جو ندی بہ رہی ہے، اسے بہنے دیجیے۔ میں یہ سمجھوں گا کہ اس اندھیرے میں اجالا کرنے کے لیے دو شمعیں روشن ہو گئی ہیں۔ گویا آنکھوں سے خون بہنے کو چراغ کی روشنی سے تشبیہ دی۔

۷۔ **تشریح :** ان حسینوں نے دنیوی زندگی میں ہم پر جو مظالم ڈھائے اور جو آفتیں نازل کیں، ان کا بدلہ بہشت میں لیا جاسکے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہی حسین وہاں حوریں بن جائیں۔

بدلے سے یہ مراد نہیں کہ ہم ان پر ظلم و ستم کریں گے، مراد صرف یہ ہے کہ زندگی میں ہم ان کی رضا کے تابع رہے اور بہشت میں پہنچ جانے کے بعد یہ پرہیزاد حوریں بن کر ہماری رضا کے تابع ہو جائیں گے۔

۸۔ **تشریح :** زلفوں کے پریشان ہونے سے اشارہ اختلاط کی گرمجوشی کی طرف ہے۔ اے محبوب! تو جس خوش نصیب عاشق کے بازو پر سر رکھ کر محو استراحت ہو اور تیری زلفیں بازو پر مکھڑی ہوئی نظر آئیں تو نیند کی حقیقی راحت اسی کو حاصل ہوگی۔ وہ اپنے آپ میں پھولانہ سمائے گا اور اس کا دماغ سب سے اوجھل ہوگا۔ راتیں بھی اسی کی لطف و مسرت اور نشاط و شادمانی میں بسر ہوں گی۔